ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-23

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

مس سحر مبین
پی ایچ ڈی اُردو سکالر، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ
ڈاکٹر محمد افضال بٹ
صدر شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ

ڈراما "پنجرہ" کا نفسیاتی تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

Miss. Saher Mobeen
PhD Urdu Scholar, Government College Women University Sialkot.
Dr. Muhammad Afzal Butt
Chairperson Department of Urdu, Government College Women University Sialkot.

***Corresponding Author:**

An Analytical Study of the Drama "PINJRA" In Descriptive Context

Children are the future and capital of any nation. That is why positive education and healthy personality of children is very important for the development of any society. The most important and basic role in the development of children’s personality is the role of parents. Because the attitude of the parents and the environment of the house decides the future of children either it will be positive or negative. If the environment of house and parent’s attitude will be friendly the child will definitely have a strong personality. But if the environment of the house will consist negative and unnecessary closures, then the children will suffer from negative psychological problems. And the psychological pain or problems found in childhood affect the memory and personality of a person until death.

Key Words: *Children are the Future of a Nation, Attitude of the Parents. Strong Personality, Environment of the House, Psychological Problems.*

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-23

بچے کسی بھی معاشرے کا سب سے اہم حصہ ہوتے ہیں۔ یہ جس قدر معصوم ہوتے ہیں ان کی پرورش اسی قدر مشکل کام ہے۔ بچے کی شخصیت پر سب سے زیادہ اثر اس کے گھر کے ماحول کا ہوتا ہے۔ مشہور فرانسیسی مصنف روسو نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "ایمل" جو کہ ۱۷۶۲ء میں شائع ہوئی تھی۔ پہلی مرتبہ بچوں کے حوالے سے بات کی تھی روسو نے بچوں کے خدمات اور خواہشات سے پابندی اٹھانے کا مشورہ دیا تھا۔ اس سے قبل بچوں کی زندگیوں میں والدین کی دلچسپی صرف اس حد تک ہوتی تھی کہ وہ ان کی تربیت اس طرز پر کریں کہ ان میں فرمانبرداری کی صفات پیدا ہو سکیں۔ اور اس مقصد کے لیے انہیں بچوں کی فطری صلاحیتوں کو سمجھنے کی بالکل بھی ضرورت نہ تھی کیونکہ ان کی نظر میں بچوں کی فطرت کے اسباب اور بڑوں کی فطرت کی توضیح کے اسباب میں کوئی فرق نہیں تھا۔ ایک ہی قسم کے قوانین کا اطلاق دونوں پر ہوتا تھا۔ انہیں لگتا تھا کہ اگر کسی کام کو ایک بڑا آدمی کر سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ بچہ اس کام کو سرانجام نہ دے سکے یا نہ سیکھ سکیں۔ اگر بالغ افراد اپنی خواہشات اور دلچسپیوں کو ضبط میں رکھ سکتے ہیں۔ تو بچے اپنی خواہشات پر ضبط کیوں نہیں رکھ سکتے۔

روسو نے اس قسم کے خیالات کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا۔ اور بچوں کو قدرت کے سپرد کرنے اور انہیں مکمل آزادی دینے کی بات کی۔ روسو اور اس کے دوست بیسولی می (pesolimi) کی تحریکوں سے لوگوں میں بچوں میں حقیقی دلچسپی لینے کا شوق پیدا ہوا۔ ایسا شوق جس کا مقصد بچوں کی شخصیت سے آگاہی حاصل کرنا تھا۔ جہاں تک ایمل کا تعلق ہے تو یہ دو حصوں میں لکھی گئی۔ جس میں روسو ایک طرف "فطری انسان" کے لیے موزوں تعلیم کو بیان کرتا ہے۔ اور دوسری طرف انسانی فطرت کا تجزیہ کرتا ہے۔ ان دونوں سطحوں پر وہ جس بنیادی مقصد کے ساتھ آغاز کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے زمانے کے فلسفی اور ماہر تعلیم بچپن کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ وہ بالغون کو الزام دیتا ہے کہ وہ اپنے سوا کسی اور کے ذہن کا تصور کرنے کے قابل ہی نہیں ہوتے۔ وہ لکھتا ہے کہ:

> "بچوں کے دیکھنے، سوچنے اور محسوس کرنے کے اپنے انداز ہوتے ہیں۔ لہذا اس سے زیادہ احمقانہ کوئی اور بات نہیں کہ ان کے ذہن کو دبا کر ہم بالغ لوگ اپنی ذہنیت کو ان پر نافذ کریں"۔[۱]

اس کا مطلب ہوا کہ بچوں کی ایک خاص قسم کی ذہنیت اور سوچ ہوتی ہے۔ اور بڑوں کا کام اس سوچ کو سمجھنا ہوتا ہے۔ نہ کہ اسے دبا دینا کہ جس سے بچے کی شخصیت ہی تباہ ہو کر رہ جائے۔ دو عظیم جنگوں کے درمیان عرصہ میں نفسیات کے میدان میں تین بڑے اضافے ہوئے۔ ان میں پہلا بڑا اضافہ "فرائیڈ" کی تجزیاتی نفسیات سے ہوا۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-23

جس سے تمام دنیا متاثر ہوئی. فرائیڈ کے نزدیک انسانی کردار کی تشکیل میں کچھ ایسے عوامل کار فرما ہوتے ہیں جن کے لیے ابتدائی بچپن کی طرف خصوصی توجہ دینا بہت ضروری ہے. فرائیڈ کے نفسیاتی رجحانات کے مطابق جب ہم بچوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ بچے صرف اپنی ذات میں ہی دلچسپی لیتے ہیں. جوں جوں یہ ذاتی دلچسپی کم ہونا شروع ہوتی ہے. تو دوسروں میں ان کی دلچسپی بڑھنا شروع ہوجاتی ہے. اسی طرح وہ نہ صرف خود سے محبت کرواتے ہیں بلکہ دوسروں سے محبت کرنا بھی سیکھ جاتے ہیں. اور اگر بچے سے پیار نہ کیا جائے تو وہ بھی دوسروں سے پیار کرنا نہیں سیکھتا. اور اپنی اس محرومی کو برداشت نہ کرتے ہوئے غیر شعوری طور پر وہ بھی دوسروں سے نفرت کرنے لگتا ہے. اور اپنے تصورات میں دوسروں کا جانی دشمن بن جاتا ہے. اسی طرح ذاتی محرومی کے ساتھ ساتھ موت کی بھی خواہش وابستہ ہو جاتی ہے. لیکن اگر بچپن سے ہی بچے سے محبت اور نرمی سے پیش آیا جائے. تو اس کے دل میں بھی دوسروں کے لیے محبت بڑھتی ہے. اور یہ محبت بچے پر احساس محرومی کا اثر نہیں ہونے دیتی. فرائیڈ کا کہنا ہے:

> "اگر یہ ذہنی اختلافات بچپن ہی میں دور نہ کیے جائیں تو تعلقات پر بڑا اثر ڈالتے ہیں. اور بعض اوقات اختلافات شدید صورت اختیار کر لیتے ہیں. اور ساری زندگی اسی کشمکش کا شکار ہو جاتی ہے. بعض اوقات والدین کا اپنا ردعمل بھی بچے کے ان جذبات کو شدید کر دیتا ہے."[۲]

چنانچہ فرائیڈ کے اس نظریے کی روشنی میں بچے کی شخصیت پر سب سے زیادہ اثر اس کے بچپن کے ماحول کا ہوتا ہے. اگر بچپن میں بچے کو صحیح محبت اور توجہ حاصل ہو گئی تو وہ ایک صحت مند انسان اور قابل شہری ثابت ہو سکتا ہے. وگرنہ منفی سوچ اور منفی خیالات نہ صرف اس بچے کا بچپن ختم کر دیتے ہیں. بلکہ اس کی جوانی بھی انہی منفی تصورات کی وجہ سے تباہی و بربادی کا شکار ہو جاتی ہے. کیونکہ کسی بھی انسان کی شخصیت کو بنانے میں سب سے اہم ترین مرحلہ اس کا بچپن ہوتا ہے. اسی مناظر میں نائلہ انصاری کا ذریعہ ڈرامہ "پنجرہ" بھی نشر ہوا. جس میں بچوں کے نفسیاتی مسائل کو منظر عام پر لایا گیا. اور ان معاملات کی طرف والدین کی توجہ مبذول کروائی جن پر شاید اکثر والدین دھیان نہیں دیتے یا شاید ضروری نہیں سمجھتے. "پنجرہ" صرف ایک ڈرامہ نہیں ہے. بلکہ یہ والدین کے لیے ایک تیسری آنکھ ہے. جس کی مدد سے وہ آج کل کی دنیا اور اس کے مسائل کو سمجھ سکتے ہیں. اور اپنے بچوں کو پنجرے کی قید نکال کر انہیں ایک آزاد اور صحت مند انسان بننے میں مدد دے سکتے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-23

ماخذ تحقیقی مجلہ

پنجرہ ڈرامے کا موضوع ٹین ایج بچوں کی زندگیاں ہیں. عمر کا یہ وقت سب سے زیادہ حساس اور جذباتی ہوتا ہے. اور شاید والدین اور بچوں دونوں کے لیے سب سے مشکل بھی ہوتا ہے اس دور میں اکثر والدین اپنے بچوں کی تربیت اسی طرز پر کرنے کی کوشش کرتے ہیں. جس پر ان کی اپنی تربیت ہوئی ہوتی ہے. لیکن یہی وہ غلطی ہوتی ہے جو نسل در نسل چتی آرہی ہوتی ہے. یہ ڈراما بھی ایسی ہی ہزاروں اور لاکھوں غیر فعال خاندانوں کی کہانی پر مبنی ہے. جو کہ سخت پرورش کرنے والے والدین کو ملنے والے نقصانات کی نشاندہی کرتا ہے. اس ڈرامے کو اس قدر حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا ہے کہ شائقین مایوس ہو کر رہ جاتے ہیں. اس ڈرامے میں سخت اور گھٹن زدہ ماحول میں پرورش پانے والے بچوں کی حالت زار جسمانی اور ذہنی تشدد کو دکھایا گیا ہے. جس کے نتیجے میں بچوں کی شخصیت تباہ ہو کر رہ جاتی ہے. ڈرامے کے مرکزی کردار "خدیجہ اور عمیر" کے ہیں. جو کہ ضدی اور سخت سوچ رکھنے والے والدین ہیں. اور اپنے گھر میں بنائے گئے قوانین اور اصولوں کی پابندی کے لیے وہ کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہیں. خواہ اس سے ان کے گھر کا ماحول خراب ہی کیوں نہ ہو. یا ان کے بچے اس بات سے راضی ہوں یا نہ ہوں. وہ دونوں بطور ماں باپ اپنے فیصلوں میں اٹل ہیں. دوسری جانب ایک متوازی گھرانہ دکھایا گیا ہے. جہاں ایک ایسی ماں اپنے بچوں کی بہتر اور دوستانہ ماحول میں پرورش کر رہی ہے. دونوں گھرانوں کے ماحول میں زمین آسمان کا فرق ہونے کے باوجود ان کے بچوں میں گہری دوستی ہے. خدیجہ اور عمیر کے بچوں میں اذان، ابان اور عبیر شامل ہیں. جن میں اذان بہت پڑھاکو اور ذہین بچہ ہے. جبکہ ابان کی دلچسپی پڑھائی سے زیادہ مصوری اور موسیقی میں ہے. جو کہ اسے وراثت میں اپنی ماں سے ملی ہے. ابان جو کہ پڑھائی پر توجہ نہیں دیتا اس لیے ہر وقت اپنے باپ سے ڈانٹ سنتا رہتا ہے. اور چھوٹے بیٹے کے سامنے بڑے بیٹے کی ذہانت اور کامیابی کی تعریفیں کرتا رہتا ہے. جس کی وجہ سے ابان دل ہی دل میں اپنے بڑے بھائی سے نفرت کرنے لگتا ہے. ان کی بہن عبیر بھی اس گھٹن زدہ ماحول سے فرار چاہتی ہے. جس کی وجہ سے وہ اپنے والدین کی اجازت کے بغیر سوشل میڈیا کا استعمال کرتی ہے. اور وہاں پر لڑکے سے دوستی کر لیتی ہے. اور اس کے ساتھ اپنی تصاویر کا تبادلہ کرتی ہے. سکول میں کچھ لڑکے عبیز کی کسی لڑکے کے ساتھ دوستی کے حوالے سے باتیں کرتے ہیں. جنہیں ابان سن لیتا ہے. وہ اپنی ماں کو عبیر کی غلط دوستی کے حوالے سے بتاتا ہے. لیکن گھر کا نالائق بچہ ہونے کی وجہ سے کوئی اس کی بات پر یقین نہیں کرتا. جس کی وجہ سے ابان گھر والوں سے مزید بد دل ہو جاتا ہے .سکول میں اس کی دوستی بلال نامی لڑکے سے ہو جاتی ہے جو اسے اپنی طرح منشیات کا عادی بنا دیتا ہے. ابان پھر سے عبیر کے حوالے سے سکول میں ایک لڑکے کو باتیں کرتے سنتا ہے. اور غصے میں آکر اسے مارنے لگتا ہے. اسی ہاتھا پائی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-23

ماخذ تحقیقی مجلہ

میں وہ لڑکا غلطی سے سکول کی تیسری منزل سے گر کر جان بحق ہو جاتا ہے۔ لڑکے کا تعلق ایک مضبوط سیاسی گھرانے سے ہوتا ہے۔ لہذا ابان پر قتل کا مقدمہ چلتا ہے۔ اور اسے جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں ابان ذہنی اور جنسی زیادتی کا شکار ہوتا ہے۔ ان سب حادثات سے ابان کی سوچ یکسر بدل جاتی ہے۔ وہ بالکل خاموش ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور کسی بھی صورت گھر واپس نہیں جانا چاہتا۔ بڑی مشکلوں سے ابان کے والدین کیس جیت کر ابان کو گھر لے آتے ہیں۔ اس تمام عرصے میں ابان کے والدین میں بھی کافی دوریاں آجاتی ہیں۔ کیونکہ خدیجہ کو لگتا ہے کہ باپ کی بے جا سختی نے اس کی اولاد کو ان سے دور کر دیا ہے۔ اس لیے وہ غلط صحبت کا شکار ہو گئے ہیں۔ جلد ہی ابان کے باپ کو بھی اپنی بے جا سختی اور اولاد کے تئیں غلط رویے کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد وہ خود کو بدل لیتا ہے۔

آج بھی پاکستانی معاشرت میں بہت سے گھرانے ایسے ہیں۔ جہاں ماں باپ بچوں پر بے جا سختی کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ بچوں کو پڑھائی کے میدان میں بھی ان کی مرضی کی اجازت نہیں۔ بلکہ وہاں بھی والدین زبردستی اپنی مرضی چلاتے ہیں۔ جس سے بچوں کا دل پڑھائی سے اچاٹ ہو جاتا ہے۔ اس مسئلے کی طرف اس ڈرامے میں بھی توجہ دلائی گئی ہے۔

ابان: بابا

عمیر: ہم

ابان: اگر اس بار میرے گریڈز اچھے آئے تو کیا مجھے گٹار کی Book مل سکتی ہے۔

خدیجہ: وہ ابان نے promise کیا ہے۔ پورا ہفتہ وہ پڑھے گا اور Sunday کو ایک دن گٹار بجائے گا۔ اس کے علاوہ نہیں۔

عمیر: خدیجہ پلیز Don't encourage him یہ بات بھی ہم کر چکے ہیں۔ اس کو اچھی طرح پتا ہونا چاہیے، یہ Distraction ہے۔ فضول چیز ہے اور کچھ نہیں اور priority دیکھیں۔ رزلٹ اچھا آئے گا تو کبھی آیا ہے اچھا رزلٹ پہلے لے کے تو آو۔
کچھ سیکھو آس پاس دیکھ کے۔ (۳)

بچوں کو زبردستی پڑھائی پر اکسانا اور انہیں دیگر غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ نہ لینے دینا عقلمند والدین ہونے کی نشانی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر بچوں کی خوشی یا پسند ناپسند کو والدین اہمیت نہیں دیں گے اور ان کی عزت نفس کو دوسروں کے سامنے بے عزت کر کے مجروح کریں گے۔ تو بچوں میں باغیانہ قسم کے جذبات اور رویوں کو تقویت ملے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-23
ماخذ تحقیقی مجلہ

گی اور نتیجے کے طور پر ایسے بچے کا دل نہ صرف پڑھائی سے اچاٹ ہو جائے گا. بلکہ وہ دل ہی دل میں اپنے بہن بھائیوں سے بھی نفرت کرنے لگے گا. کیونکہ ذہنی اور جسمانی طور پر سب بچے برابر نہیں ہوتے اگر کوئی پڑھائی میں ذہین ہے تو ہو سکتا ہے دوسرا بچہ کھیلوں میں تیز ہو. لہذا گھر کے کسی ایک بچے کو ذہانت کی بنیاد پر دوسرے پر فوقیت دینا بہن بھائیوں میں نفرت اور دوری کا باعث بنتا ہے. لہذا والدین کو اس سلسلے میں خصوصی احتیاط برتنی چاہیے اور تمام بچوں کو یکساں محبت، عزت اور توجہ دینی چاہیے. اس حوالے سے ڈرامے کا ایک سین ہے. جس میں ماں باپ کی جانبداری بیٹوں میں نفرت کا باعث بنتی ہے۔

ارسلان وکیل: ابان! کیا ہو گیا ہے؟ بھائی سے کیوں نہیں بات کر رہے ہو؟

ابان: نہیں بات کرنی مجھے!

اذان: کیوں نہیں بات کرنی؟ آج مجھے بتاؤ؟ ابان میں نے اتنا کیا غلط کر دیا؟ کیا مسئلہ ہے؟ کیوں نہیں کرنی مجھ سے بات؟ بتاؤ کیا مسئلہ ہے مجھ سے؟

ابان: کیونکہ میں تمہاری وجہ سے ہوں یہاں. بھائی صرف تمہاری وجہ سے (غصے سے بولتے ہوئے) تم بابا کے Best بیٹے ہونا. مجھ سے تو کوئی پیار نہیں کرتا. میرا best بیٹا. میرا A Grade بیٹا! ماں باپ کی عزت کیسے کرتے ہیں. اذان سے سیکھو. تم کیا دماغ سے فارغ ہو. اذان سے تھوڑا دماغ استعمال کرنا سیکھو. یہ بھائی سے سیکھو وہ بھائی سے سیکھو. بس تم perfect ہونا اور میں imperfect. اگر تم گٹار پکڑو تو سب کا pride ہے. اور اگر میں گٹار (guitar) پکڑوں تو میں نے time waste کر رہا ہوں.... اگر تم دیر سے اٹھو تو پڑھ رہا ہو گا. اگر میں دیر سے اٹھو تو میں time waste کر رہا ہوں؟ ان کا اچھا بیٹا تو ان کے پاس ہے نا. برا چلا گیا تو اب کیوں پریشان ہو رہے ہیں؟[۴]

درج بالا مکالمے سے یہ بات مزید واضح ہو جاتی ہے. کہ کس طرح سے ماں باپ کی جانبداری بچوں کے مابین نفرت کا بیج بو دیتی ہے. جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تناور درخت بن جاتی ہے. جس کے نتیجے میں بہن بھائیوں میں دوڑیاں اور بعض منفی جذبات پیدا ہو جاتے ہیں. اور بعض گھرانوں کے بچے ایسے ماحول سے تنگ آکر اکثر غلط لوگوں سے دوستیاں کر لیتے ہیں. اور غلط قسم کی عادات کا شکار ہو جاتا ہیں. کیونکہ جب بچے کو سوائے محبت کے اپنے والدین کی طرف سے ہر وقت لعن طعن اور بے عزتی کا سامنا ہو گا. تو پھر وہ اپنے گھر والوں سے دل ہی دل میں نفرت کرے گا. اور ان سے دور ہوتا جائے گا. کیونکہ جب بچے کی عزت نفس مجروح کی جاتی ہے. تو پھر اسے کسی بھی تعلق یا رشتے میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی. ماہرین نفسیات بھی والدین کو ایسے معاملات سے منع کرتے ہیں. کہ مذاق

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-23
ماخذ تحقیقی مجلہ

میں بھی بچے کی دوسرے کے سامنے تضحیک نہ کریں جس سے ان کی عزت نفس پر حرف آئے. کیونکہ اس طرح سے بچے اپنے والدین سے نفرت کرنے لگیں گے. اور ان سے اپنے مسائل یا دل کی بات نہیں کر سکیں گے.

اسی حوالے سے ڈاکٹر نابش کا کہنا ہے:

"بچے ماں باپ کو اپنا محافظ سمجھتے ہیں. ان کے پاس secure محسوس کرتے ہیں. تحفظ سمجھتے ہیں ماں باپ کے پاس ہونا. ان کو اعتماد ہوتا ہے کہ ہمارے والدین ہیں ان سے کوئی خوف کوئی ڈر نہیں. بچوں کی بھی ایک self respect ہوتی ہے. ان کے اندر ایک خود اعتمادی ہوتی ہے. ان کی اپنی عزت ہوتی ہے...... انہیں بچپن سے ہی ہوتا ہے کہ ہمیں کسی کے سامنے ڈانٹا نہ جائے. اور ہماری عزت کا بھی خیال رکھا جائے...... چاہے خلوت ہو یا کوئی محفل ہو کوئی ایسی چیز جس سے بچے بے عزتی محسوس کرے وہ نہ کریں"(۵)

لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں آج بھی والدین کی اکثریت بچوں کے ایسے ذہنی مسائل کو سمجھنے سے قاصر ہے. بلکہ ان کے نزدیک یہ مسائل بچوں کی زندگی میں ہوتے ہی نہیں ہیں اور وہ صرف اور صرف بچوں سے اپنے احکامات کی ہر حال میں پیروی کروانا ضروری سمجھتے ہیں. لیکن والدین کے ایسے رویے اکثر بچوں کے لیے ذہنی آزمائش اور کبھی کبھار جسمانی آزمائش کا بھی سبب بنتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں بچے اکثر کوئی انتہائی غلط قدم اٹھا بیٹھتے ہیں یا غلط راستوں پر چل پڑتے ہیں۔

عادل:(ابان سے) یہاں کیوں بیٹھے ہو؟

ابان: ویسے ہی compound میں شور بہت ہو رہا ہے۔

عادل: اچھا نہیں لگتا نہ شور۔

ابان: ہمم۔۔۔گھر میں بھی شور، پھر یہاں پر بھی شور

عادل: چٹ کا فائدہ نہیں ہوا۔

ابان: ہوا۔

عادل: use کیا؟ کیسا لگا۔

ابان: بالکل ویسا جیسا تم نے کہا تھا۔

عادل: اور لاوں؟

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-23
ماخذ تحقیقی مجلہ

ابان: تم لاتے کہاں سے ہو؟

عادل: وہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ لیکن ہر بار فری میں نہیں آسکتی۔

ابان: اچھا تم لے آو مجھے ضرورت ہے۔

عادل: آج میری طرف سے لیکن کل پیسے لے کر آنا۔

ابان: کتنے؟

عادل: one thousand

ابان: ایک ہزار (حیران ہوتے ہوئے)

عادل: کل فری میں نہیں دے سکتا۔

ابان: don't worry... ok۔ تم لے آو۔[۹]

جب بچے کو اپنے گھر والوں کی طرف سے ہر وقت ڈانٹ اور بے عزتی کا سامنا ہوتا ہے تو پھر وہ اکثر سکون حاصل کرنے کے لیے باہر دوستیاں کر لیتے ہیں۔ جہاں ہر دوستوں ہی کے ذریعے اکثر بچے نشے کی لت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جیسے اس ڈرامے میں بھی دکھایا گیا کہ گھر والوں کے ہر وقت کے برے رویے کی وجہ سے ابان سکول میں ایسے لڑکے کا دوست بن جاتا ہے جو نہ صرف خود شدید نشے کا عادی ہے۔ بلکہ وہ ابان کو بھی اس کا عادی بنانے لگ جاتا ہے اور نشے کی لت کو پورا کرنے کے لیے ابان پھر گھر سے پیسے چرانے لگتا ہے۔ یعنی صرف گھر والوں کے برے رویے کی وجہ سے اور اپنے بچے کے مسائل نہ سننے کے نتیجے میں وہی بچہ نشے اور چوری کا عادی بن جاتا ہے۔ یہی اگر بچے کو گھر میں توجہ ملے اور اس کو ماں باپ کی شکل میں دوست ملیں، تو وہ اپنے تمام مسائل انہی سے بیان کرے گا اور باہر برے دوستوں کی صحبت سے بچ جائے گا۔

اسی ڈرامے میں جہاں ایک طرف ایک ایسا گھرانہ دکھایا گیا ہے جہاں والدین کی بے جا سختی اور جانبداری بچوں کو تباہ کر رہی ہے وہیں ایک ایسا گھر بھی ہے ہے جہاں ایک اکیلی ماں اپنے دو بچوں کی تربیت انتہائی بہترین اور دوستانہ ماحول میں کر رہی ہے۔ جہاں دعا اور فردان کو اپنی والدہ کے سامنے اپنی رائے اور مرضی کے اظہار کی مکمل آزادی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دونوں بچے ذہنی اور شخصی سطح پر متوازن زندگی گزار رہے ہیں۔

دعا: ماما آپ flight پر ہوتی ہیں۔ اور آپ imagine کریں میری کمپنی فیروا ں بی۔ یہ تو مجھ سے بات ہی نہیں کرتا۔ کبھی اس کا PS 4 اور کبھی یہ فضول گیمز۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-23
ماخذ تحقیقی مجلہ

فردان: مما! میں بھی اس کو منع کرتا ہوں کہ WhatsApp پر اپنے دوستوں کے ساتھ بات نہ کرتی رہا کرے یہ بھی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ makeup tutorials پھر اس کے بعد

دعا: تو تمہاری طرح سارا دن آن لائن گیمز میں لوگوں کو مارتی تو نہیں ہوں نا

وجیہہ: تم نے پھر سے شروع کر دیا۔

فردان: ماں promise صرف آج کے لئے سچ میں

وجیہہ: اچھا پلیز۔ No pub G and fort night

فردان: ok لیک میرے سارے دوست ویسے وہی Games کھیلتے ہیں۔

دعا: مما منع نہیں کریں۔ ایک Time tag کر دیں۔ ورنہ اس کے سارے دوست اس کا سر پھاڑ دیں گے۔

وجیہہ: ایک تو تم دونوں س بھی نہ اچھا ٹھیک ہے۔ صرف یہ دو گیمز۔ ok

فردان: ہاں Promise ok

وجیہہ: میں ہر وقت تم لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتی لیکن سمجھا تو سکتی ہوں نا؟(۷)

درج بالا مکالمے سے واضح ہوتا ہے کہ کس طرح بچوں کے ساتھ ایک دوستانہ ماحول میں بھی ان کی پرورش کی جا سکتی ہے۔ جہاں بچوں کی مرضی اور رویہ بھی اہمیت رکھتی ہے۔ جہاں بچوں پر بے جا سختی اور والدین کی مرضی نہیں تھوپی جاتی۔ نتیجے کے طور پر ایسے بچے اپنے ماں باپ کے بے حد قریب ہوتے ہیں۔ اور نفسیاتی مسائل کا بھی شکار نہیں ہوتے۔ ماں باپ ہونے کا مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آپ آقا ہیں اور آپ کی اولاد آپ کی رعایا یا غلام ہے۔ بلکہ یہ رشتہ تو بے حد اعتماد اور دوستی کا طلبگار ہوتا ہے۔ جتنا زیادہ اعتماد اس رشتے میں ہو گا اتنا ہی آسان بچوں کی تربیت کرنا ہو گا۔ کیونکہ اصل معاملہ ہی بچوں کی تربیت اور پرورش کا ہے۔ جیسے ڈرامہ نگار نے ڈرامے کے آخری وکیل کے کردار کے ذریعے سے یہ کہلوایا:

> ارسلان وکیل: یہ سارا کیس ہی بچوں کی تربیت کا ہے۔ اور ہے کیا؟ اور My lord ہر بچے کی اپنی ایک personality ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ اپنی personality اس بچے پر inforce کریں گے تو اس بچے کو identity crisis ہو جائیں گے "۔(۸)

درج بالا مکالمے سے اس ڈرامے کا پورا پیغام سمجھ آجاتا ہے کہ اگر والدین اپنی مرضی اور سوچ اپنے بچوں پر مسلط کریں گے تو نہ صرف ان کی شخصیت تباہ ہو گی بلکہ وہ غلط دوستیاں کر کے بہت بڑا نقصان اٹھا سکتے ہیں۔ جیسے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-23

کہ ابان نے جیل میں رہ کر نہ صرف ذہنی تشدد برداشت کیا بلکہ جنسی زیادتی کا بھی نشانہ بنا۔یوں ایک بچہ اپنے بچپن میں ہی ایسے ہولناک حادثے کا شکار ہوا کہ جو اس کی آنے والی زندگی پر بہت پر بہت گہرا اثر چھوڑے گا۔لہذا ماں باپ کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کے خود دوست بنیں۔ان کو اچھا برے کی تمیز سکھائیں۔اور بچوں کہ مرضی اور خوشی کو بھی اہمیت دیں۔تاکہ وہ معاشرے کے مثبت شہری بن سکیں۔

حوالہ جات

۱. قاضی جاوید، "تعلیم و تربیت، روسو یورپی روشن خیالی کا نمائندہ" مشعل بکس، لاہور، اشاعت اول، ۲۰۰۱ء، ص ۸۴
۲. ایم اے قریشی، "فرائیڈ اور لاشعور" مجلس ترقی ادب۔کلب روڈ، لاہور، اشاعت دوم ۲۰۰۷ء، ص ۴۹
۳. https://Youtu.be/sy9ToRKXYmY?si=evraiSCCIzpBSLnz
۴. پنجرہ: قسط نمبر ۲۰
۵. https://www.facebook.com/share/r/KPinUoVFjvzw222/?mibexT id=roAVj8)
۶. http://youtube/37iXn_T2jeQ?si=x6kapck3bZjEbIks
۷. پنجرہ: قسط نمبر ۱
۸. پنجرہ: قسط نمبر ۲